

امام جواد علیہ السلام کا مختصر تعارف

<"xml encoding="UTF-8?">

نام : محمد بن علی

نام پدر : علی بن موسی الرضا

نام مادر : سبیکہ (پیامبر اسلام کی بیوی ماریہ قبطیہ کے خاندان سے) (1)

کنیت : ابو جعفر ثانی

القاب : تقی ، جواد

تاریخ ولادت : ماہ رمضان 195 ھ مدینہ منورہ (2)

تاریخ شہادت : ۲۲۰ ھ بغداد

ہمعصر خلفاء

امام جواد علیہ السلام اپنے دور امامت میں دو عباسی خلفاء کے ہمعصر تھے :

۱۔ مامون الرشید (۱۹۳ - ۲۱۸)

۲۔ معتصم (مامون کا بھائی) (۲۱۸ - ۲۲۷)

امام علیہ السلام کے زندگی کا مختصر جائزہ

علماء کا بیان ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام بتاريخ ۱۰ / رجب المرجب ۱۹۵ ھ (۸۱۱ میلادی) یوم جمعہ بمقام مدینہ منورہ متولد ہوئے (3)

شیخ مفید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں چونکہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے کوئی اولاد آپ کی ولادت سے قبل نہ تھی اس لئے لوگ طعنہ زنی کرتے ہوئے کہتے تھے کہ شیعوں کے امام منقطع النسل ہیں یہ سن کر حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اولاد کا ہونا خدا کی عنایت سے متعلق ہے اس نے مجھے صاحب اولاد قرار دیا ہے اور عنقریب میرے یہاں مسند امامت کا وارث پیدا ہوگا چنانچہ آپ کی ولادت باسعادت ہوئی (4)

علامہ طبرسی لکھتے ہیں کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے ہاں عنقریب جو بچہ پیدا ہوگا وہ عظیم برکتوں کا حامل ہوگا (15)

ولادت سے متعلق لکھا ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی بہن جناب حکیمہ خاتون فرماتی ہیں کہ ایک دن میرے بھائی نے مجھے بلا کر کہا کہ آج تم میرے گھر میں حاضر رہو، کیونکہ خیزران کے بطن سے آج رات کو خدا مجھے ایک فرزند عطا فرمائے گا، میں نے خوشی کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کی، جب رات ہوئی تو ہمسایہ کی چند عورتیں بھی بلائی گئیں، نصف شب سے زیادہ گزرنے پر یکایک وضع حمل کے آثار نمودار ہوئے یہ حال دیکھ کر

میں خیزران کو حجرہ میں لے گئی، اور میں نے چراغ روشن کر دیا تھوڑی دیر میں امام محمد تقی علیہ السلام پیدا ہوئے ، میں نے دیکھا کہ وہ مختون اور ناف بریدہ ہیں ، ولادت کے بعد میں نے انہیں نہلانے کے لیے طشت میں بٹھایا، اس وقت جو چراغ روشن تھا وہ گل ہو گیا مگر پھر بھی اس حجرہ میں اتنی روشنی بدستور رہی کہ میں نے آسانی سے بچہ کو نہلا دیا۔ تھوڑی دیر میں میرے بھائی امام رضا علیہ السلام بھی وہاں تشریف لے آئے میں نے نہایت عجلت کے ساتھ صاحبزادے کو کپڑے میں لپیٹ کر حضرت (ع) کی آغوش میں دیدیا آپ نے سر اور آنکھوں پر بوسہ دیے کر پھر مجھے واپس کر دیا، دودن تک امام محمد تقی علیہ السلام کی آنکھیں بند رہیں تیسرے دن جب آنکھیں کھولیں تو آپ نے سب سے پہلے آسمان کی طرف نظر کی پھر داہنے بائیں دیکھ کر کلمہ شہادتین زبان پر جاری کیا میں یہ دیکھ کر سخت متعجب ہوئی اور میں نے سارا ماجرا اپنے بھائی سے بیان کیا، آپ نے فرمایا تعجب نہ کرو، یہ میرا فرزند حجت خدا اور وصی رسول خدا ہیں اس سے جو عجائبات ظہور پذیر ہوں ، ان میں تعجب کیا ، محمد بن علی ناقل ہیں کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان اسی طرح مہر امامت تھی جس طرح دیگر آئمہ علیہم السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرین ہوا کرتی تھیں(6)

آپ کی ازواج اور اولاد

علماء نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے چند بیویاں تھیں ، ام الفضل بنت مامون الرشید اور سمانہ خاتون یاسری . امام علیہ السلام کی اولاد صرف جناب سمانہ خاتون جو کہ حضرت عمار یاسر کی نسل سے تھیں، کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے ہیں، آپ کے اولاد کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ دونرینہ اور دو غیر نرینہ تھیں، جن کے نام یہ ہیں ۱۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام، ۲۔ جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمة، ۳۔ جناب فاطمہ، ۴۔ جناب امامہ(7)

پر برکت مولود

امام رضا علیہ السلام کے خاندان اور شیعہ محافلوں میں ، حضرت امام جواد علیہ السلام کو مولود خیر پر برکت کے عنوان سے یاد کیا جاتا تھا ۔ جیسا کہ ابویحیای صنعانی کہتا ہے : ایک دن میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا تھا ، آپ کا بیٹا ابوجعفر جو کہ کمسن بچہ تھا لایا گیا ، امام علیہ السلام نے فرمایا : ہمارے شیعوں کیلئے اس جیسا کوئی مولود بابرکت پیدا نہیں ہوا ہے(8) شاید ابتداء میں یہ تصور ہو جائے کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ امام جواد علیہ السلام پہلے تمام اماموں کی نسبت زیادہ بابرکت ہیں ، حالانکہ اس طرح نہیں ہیں ، بلکہ جب موضوع کی جانچ پڑتال کی جائے اور قرائن و شواہد کا ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ امام جواد علیہ السلام کی ولادت ایسے گھٹن حالات میں واقع ہوئی ہے جو شیعوں کیلئے خاص خیر و برکت کا تحفہ کہا جاسکتا ہے ۔ کیوں اس لئے کہ امام رضا علیہ السلام کا زمانہ ایک خاص عصر میں پڑھا تھا کہ آنحضرت (ع) اپنے ما بعد کا

جانشین اور امام کے پہچنوانے میں مشکلات کا سامنا ہوچکا تھا جو اس سے پہلے کے اماموں کے دور میں ایسا نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ ایک طرف امام کاظم علیہ السلام کے شہادت کے بعد واقفہ کا گروہ امام رضا علیہ السلام کی امامت کا منکر ہوچکے تھے تو دوسری طرف امام رضا علیہ السلام ۲۷ سال کی عمر شریف تک کوئی اولاد نرینہ نہیں تھی جس کی وجہ سے دشمن طعنہ دے رہا تھا کہ امام رضا مقطوع النسل ہیں اور ہم خود امامت زیر سوال آچکی تھی کہ اس کے بعد کوئی امام کا نام و نشان نہیں ہے جبکہ پیغمبر اسلام کے حدیث شریف کے مطابق بارہ امام ہیں اور امام حسین علیہ السلام کے نسل سے ۹ امام پیدا ہونگے۔

کمسن امام :

امام جواد علیہ السلام کی زندگی کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت سب سے پہلا وہ امام ہیں جو بچپنی کے عالم میں امامت کی منصب پر فائز ہوچکے ہیں اور لوگوں کیلئے یہ سوال بن چکا تھا کہ ایک نوجوان امامت کی اس سنگین اور حساس مسئولیت کو کیسے سنبھال سکتا ہے؟ کیا کسی انسان کیلئے یہ ممکن ہے کہ اس کمسنی کی حالت میں کمال کی اس حد تک پہنچ جائے اور پیغمبر کے جانشین ہونے کا لائق بن جائے؟ اور کیا اس سے پہلے کے امتوں میں ایسا کوئی واقعہ پیش آیا ہے؟

اس قسم کے سوالات کوتاہ فکر رکھنے والے لوگوں کے اذہان میں آکر اس دور کے جامعہ اسلامی مشکل کا شکار ہوچکی تھی لیکن جب قادر مطلق و حکیم کے خاص لطف و عنایت جو ہر زمانے میں جامعہ بشریت کیلئے ارمغان لاچکی ہے اپنے آپ کو احساس کمتری میں مبتلا کردیا تھا۔ اس مطلب کے ثبوت کیلئے ہمارے پاس قرآن و حدیث کی روشنی میں شواہد و دلائل فراوان موجود ہیں۔

- ۱۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام : یا یحییٰ خذالکتاب بقوة و آتیناہ الحکم صبیا (سورہ مریم آیہ ۱۲)
 - ۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بچپنی میں تکلم کرنا (سورہ مریم آیات ۳۰ سے ۳۲ تک کا تلاوت)
- یہ بات ہمارے ائمہ کے اقوال میں بھی استفادہ ہوتا ہے اور واقعات جو تاریخ میں موجود ہیں۔ (والسلام)

- (۱) کلینی ، اصول کافی ، ج ۱ ص 315 و 492 ، تہران ، مکتبہ الصدوق ، 1381ھ ؛ ابن شہر آشوب ، مناقب آل ابیطالب ، ج 4 ، ص 379 ، قم ، المطبعہ العلمیہ
- (۲) کلینی ، اصول کافی ، ج 1 ، ص 492 ، تہران ، مکتبہ الصدوق ، 1381ھ ؛ شیخ مفید ، الارشاد ، ص 316 ، قم ، مکتبہ بصیرتی . بعض علماء نے آپ کی ولادت اسی سال کے ۱۵ رجب کو قرار دیا ہے (طبرسی ، اعلام الوری ، ص 344 ، الطبعہ الثالثہ ، دارالکتب الاسلامیہ)
- (۳) روضة الصفاح جلد ۳ ص ۱۶ ؛ شواہد النبوت ص ۲۰۲ ، انورالنعمانیہ ص ۱۲۷
- (۴) ارشاد ص ۴۷۳
- (۵) اعلام الوری ص ۲۰۰
- (۶) المناقب، ج 4، ص 394

(7) ارشاد مفيد ص ٢٩٣ ؛ صواعق محرقه ص ١٢٣ ؛ روضة الشهداء ص ٢٣٨ ؛ نورالابصار ص ١٢٤ ؛ انوارالنعمانيه ص ١٢٤ ؛ كشف الغمه ص ١١٦ ؛ اعلام الوري ص ٢٠٥

(8) شيخ مفيد ، الارشاد ، ص 319 ، قم ، مكتبه بصيرتي ؛ طبرسي ، اعلام الوري ، ص 347 ، الطبعة الثالثة ، المكتبة الاسلاميه ؛ فتال نيشابوري ، روضه الواعظين ، ص 261 ، الطبعة الاولى ، بيروت ، مؤسسه الاعلمي للمطبوعات 1406 هـ ؛ كليني ، اصول كافي ، ج 1 ، ص 321 ، تهران ، مكتبه الصدوق ؛ علي بن عيسى الاربلي ، كشف الغمه ، ج 3 ، ص 143 ، تبريز ، مكتبه بني هاشم 1381 هـ .